جناب اختر راہی - ایم - اے

ابنِ حاجبؒ ——— صاحبِ کافیہ ———

ساتویں صدی ہجری میں جن اصحاب علم و فضل نے عربی علم و ادب کی دنیا میں نام پیدا کیا۔ ان میں سے ایک " ابنِ حاجب " تھے۔ ابن حاجب کا نام عثمان، کنیت ابو عمرو اور لقب جمال الدین تھا۔ لیکن زمانے نے انہیں " ابن حاجب " کی کنیت سے یاد رکھا۔ تذکرہ نویس ان کا ذکر " جمال الدین ابو عمرو عثمان بن عمر بن ابی بکر بن یونس " کے ذیل میں کرتے ہیں۔

ابن حاجب قبیلہ کُرد سے تعلق رکھتا ہے۔ اُس کے والد " عمر " عزالدین کے حلقہ احباب میں شامل تھے اور " حاجب " کے منصب پر فائز۔ اسی نسبت سے " ابن حاجب " نے شہرت پائی۔ حجابت مسلمان حکومتوں میں ایک اہم منصب تھا۔ خلفائے راشدین کے زمانے میں ان کے گھروں پر کوئی نگران نہیں ہوتا تھا۔ اور ان کے دروازے ہر خاص و عام کے لئے کھلے رہتے تھے۔ حضرت عمرؓ خلیفۂ دوم تو اس معاملے میں بڑی سختی برتتے تھے۔ والیٔ مصر نے اپنے مکان کے سامنے ڈیوڑھی بنائی تو حضرت عمرؓ نے اطلاع ملتے ہی اُسے مسمار کرنے کا حکم جاری کر دیا تھا۔

خلافت راشدہ کے بعد اموی دور آیا۔ حضرت امیر معاویہؓ نے حاجب مقرر کیا۔ ابن خلدونؒ نے " حجابت " کے سلسلے میں لکھا ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ سے پہلے تین خلفاء نہایت بے رحمی سے شہید کر دئے گئے تھے اور پھر جس حالت میں ان کی اپنی خلافت طے پائی تھی اس کے پیش نظر حاجب مقرر کئے گئے بعد ازاں مسلمان ریاستوں میں یہ ایک اہم عہدۂ حکومت بن گیا۔

ولادت | ابن حاجب بالائی مصر کے ایک گاؤں فنا میں ۵۷۰ھ مطابق ۱۱۷۵ء کے آخری دنوں میں پیدا ہوا۔

تعلیم و تربیت | قرآن پاک اور اس سے متعلق علوم کی تحصیل کی۔ قاہرہ میں مالکی فقہ کا مطالعہ کیا۔ اور یہیں عربی قواعد نحو سے دلچسپی پیدا ہوئی۔ ان کے استادوں میں امام شاطبی (م) اور

ماہر قانون ابومنصور ابیاری بھی شامل ہیں۔

تدریس | ابن حاجب نے درس و تدریس کا پیشہ اپنایا۔ چنانچہ قاہرہ سے دمشق چلا گیا۔ جہاں جامع اموی کے زاویۂ مالکی میں تعلیم دینے پر مامور ہوگیا۔ یہاں ایک عرصہ تک فقۂ مالکی پر درس دیتا رہا۔

وفات | دمشق سے قاہرہ واپس چلا گیا اور قاہرہ سے سکندریہ کی راہ لی۔ آخر سکندریہ ہی میں ۲۶ر شوال ۶۴۶ھ مطابق ۱۱ر فروری ۱۲۴۹ء کو فوت ہوگیا۔

تصانیف | ابن حاجب کی تصانیف پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے علم عروض اور فقہ مالکی پر بھی قلم اٹھایا ہے۔ تاہم اُسکی شہرت نحوی کی حیثیت سے عام ہے۔ اس میدان میں وہ اپنے پیش رؤں سے کئی نکات میں اختلاف رکھتا ہے۔

ماہر قانون وفقہ کی حیثیت سے ابن حاجب نے مغربی اور مصری مالکی مکتب فکر میں تطبیق کی کوشش کی ہے۔

ابن حاجب سے مندرجہ ذیل کتابیں یادگار ہیں۔ اس کی زبان سلیس اور روان ہے اور یہی وجہ ہے کہ کافیہ اور شافیہ آج بھی مقبول اور متداول ہیں۔

۱۔ الکافیہ (نحو) ایک رائے کے مطابق جار اللہ زمخشری کی تالیف المفصل کی تلخیص ہے۔ ۱۵۹۱ء میں روم میں طبع ہوا۔

۲۔ الشافیہ: عربی زبان کی صرف پر معروف رسالہ ہے اور مدارس عربیہ میں متداول ہے۔ یہ رسالہ ۱۸۰۵ء میں کلکتہ میں طبع ہوا۔

۳۔ المقصد الجلیل فی علم الخلیل | عربی عروض کا بانی خلیل بن احمد تصور کیا جاتا ہے۔ اس لئے ابن حاجب نے عروض کو "علم الخلیل" قرار دیا ہے۔ بحر بسیط میں یہ ایک نظم ہے۔ اور عروض میں بحر بسیط کا وزن یہ ہے

مستفعلن، فاعلن، مستفعلن، فاعلن۔

اس کی پانچ شرحیں شائع ہوئی ہیں۔

۴۔ منتہی السؤال والامال۔ (فقہ مالکی)

۵۔ مختصر المنتہیٰ (مختصر الاصول) (" ")

فقہ مالکی میں یہ دونوں کتابیں بہت اہم تصور کی جاتی ہیں۔

★